20325 - تصاویر اور بچوں کے کھلونے سنبھال کر رکھنے کا حکم

سوال

ہمیں معلوم ہے کہ حدیث میں بیان ہوا ہے: جس گھر میں انسانوں یا حیوانات کی تصاویر لگائی گئی ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے، میرا سوال یہ ہے کہ: اخبارات اور میگزین میں آنی والی خاندان اور قریبی رشتہ داروں کی تصاویر سنبھال کر رکھنے کا قاعدہ اور ضابطہ کیا ہے، اور اسی طرح بچوں کے کھلونے مثلا گڑیا اور جانور وغیرہ رکھنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

تصویر دو قسم کی ہوتی ہے:

پہلی قسم:

ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر.

دوسری قسم:

آلے کے ساتھ بنائی گئی تصویر.

ہاتھ کے ساتھ تصویر بنانی حرام اور کبریہ گناہ میں شامل ہوتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ تصویر کا سایہ ہو یا بغیر سائے کے ہی صرف نقش اور خاکہ ہی ہو، عمومی حدیث کی بنا پر علماء کا راجح قول یہی ہے.

لیکن آلے مثلا کیمرہ کے ساتھ تصویر بنانے میں متاخر علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ علماء کرام نے اس سے منع کیا ہے، اور بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے، اور احتیاط اسی میں ہے کہ کیمرہ سے بھی تصویر نہ بنائی جائے، کیونکہ یہ مشابہات میں شامل ہے، اور جو کوئی مشابہات سے بچتا ہے اس نے اپنا دین اور اپنی عزت دونوں کو محفوظ کر لیا.

لیکن اگر اسے کسی خاص ضرورت مثلا شناختی کارڈ یا پاسپورٹ وغیرہ کے لیے تصویر بنانی پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ضرورت شبہ کو ختم دےگی.

دوم:

تصاویر کو سنبھال کر رکھنے کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

تصویر مجسمہ یعنی اس تصویر کا جسم ہو یہ تصویر رکھنی حرام ہے، ابن عربی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 388)، ان کا کہنا ہے: یہ اجماع بچیوں کی گڈیوں کے علاوہ ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی گڈیوں اور پٹولوں (بچیوں کے کھلونے) سے کھیلا کرتی تھی، اور میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے وہ آپ سے شرما کر بھاگ جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5779) صحیح مسلم حدیث نمبر (2440).

دوسری قسم:

تصویر غیر مجسمہ ہو، یعنی کسی چیز پر بنائی گئی ہو، اس کی کئی ایک قسمیں ہیں:

1 ـ اسے تعظیم اور قدر کی نگاہ سے لٹکایا گیا ہو، جس طرح کہ بادشاہوں اور صدر اور وزیر اعظم اور وزراء اور علماء کی تصاویر لٹکائی جاتی ہے، یہ حرام ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں مخلوق میں غلو ہے.

2 ـ تصویر یادگار کے طور پر لٹکائی گئی ہو جس طرح دوست و احباب اپنے دوستوں کی تصاویر لگاتے ہیں، تو یہ بھی حرام ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جس گھر میں تصویر اور کتا ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2104).

3 ـ خوبصورتی اور زینت کے لیے لگائی گئی ہو، تو یہ بھی حرام ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے دیوار میں ایک طاق جس میں میرے کھلونے رکھے تھے پر کپڑے کا پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا اور فرمایا:

" روز قیامت سب سے زیادہ شدید عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی پیدا کردہ مخلوق بنانے میں مقابلہ کرتے ہیں "

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس کا ایک یا دو تکیے بنا لیے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5610) صحیح مسلم حدیث نمبر (2107).

4 ـ ان تصاویر کی اہانت یعنی توہین ہوتی ہو، مثلا وہ تصاویر جو چٹائی اور قالین یا تکیہ اور سرہانے وغیرہ میں ہوں، امام نووی رحمہ اللہ نے جمہور صحابہ کرام اور تابعین علماء کرام سے اس کا جواز نقل کیا ہے.

5 ـ یہ تصاویر ان میں سے ہوں جو عام مصیبت بن چکی ہے، اور جس سے اجتناب کرنا بہت ہی مشکل ہے، مثلا پیسوں اور کرنسی وغیرہ پر بنی ہوئی تصاویر، جس میں آج امت اسلامیۃ مبتلا ہے، مجھے تو یہی لگتا ہے کہ جس کے ہاتھ لگیں بغیر قصد کے اس پر کوئی حرج نہیں.

سوم:

بچوں کا گڈیوں وغیرہ سے کھیلنا:

حرام اور مکروہ سے بچوں کے کھلونے مستثنی ہیں، لیکن وہ کونسے کھلونے مستثنی ہیں ؟

کیونکہ پہلے جو کھلونے بنائے جاتے تھے ان میں نہ تو آنکھیں ہوتی تھیں، اور نہ ہی ہونٹ اور ناک وغیرہ، جیسا کہ آج کل کے کھلونوں میں دیکھا جا رہا ہے، اس لیے میری رائے تو یہی ہے کہ ان تصاویر سے بھی اجتناب کیا جائے، اور جس قسم کے کھلونے پہلے استعمال کیے جاتے تھے، انہیں پر ہی اقتصار کیا جائے.

دیکھیں: فتاوی العقیدۃ شیخ ابن عثیمین (661 ـ 679).

والله اعلم .